احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 18- ستمبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 205 | جمعرات 15 جمادی الاول - 1418ھ 18 تبوک 1376ھش 18 ستمبر 1997ء

ہر ایک ناپاک آنکھ خدا سے دور ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔

(ملفوظات جلد 19 صفحہ 13)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قلب کے معنے ایک ظاہری اور جسمانی ہیں اور ایک روحانی۔ ظاہری معنی تو یہی ہیں کہ پھرنے والا۔ چونکہ دوران خون اسی سے ہوتا ہے' اس لئے اس کو قلب کہتے ہیں۔ روحانی طور پر اس کے یہ معنی ہیں کہ جو ترقیات انسان کرنا چاہتا ہے وہ قلب ہی کے تصرف سے ہوتی ہیں۔ جس طرح پر دوران خون انسانی زندگی کے لئے اشد ضروری چیز ہے' اسی قلب سے ہوتا ہے' اسی طرح پر روحانی ترقیوں کا اسی کے تصرف پر انحصار ہے۔

بعض نادان آج کل کے فلسفی بے خبر ہیں۔ وہ تمام عمدہ کاروبار کو دماغ سے ہی منسوب کرتے ہیں' مگر وہ اتنا نہیں جانتے کہ دماغ تو صرف دلائل و براہین کا ملکہ ہے۔ قوت متفکرہ اور حافظہ دماغ میں ہے' لیکن قلب میں ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے وہ سردار ہے۔ یعنی دماغ میں ایک قسم کا تکلف ہے اور قلب میں نہیں بلکہ وہ بلا تکلف ہے۔ اس لئے قلب رب العرش سے ایک مناسبت رکھتا ہے۔ صرف قوت حاسہ کے ذریعہ دلائل و براہین کے بغیر پہچان جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 269)

جو لوگ خدا سے دور ہو چکے ہیں ان کو خدا کے حضور لانے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے شکروں کو بجائے خدا کو دینے کے غیروں کو دیتے ہیں۔ اس کا دفعیہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کو جو خدا سے دور ہو چکے ہیں ان کو خدا کے حضور لاؤ اور کتنے افسوس کی بات ہے کہ (دین حق کو ماننے والا) اقرار کرتا ہے کہ بے شک اللہ ہی مستحق حمد ہے اور پھر اپنی عبودیت کا بھی اقرار کرتا ہے۔ پس عبد کا کیا کام ہے جب وہ دیکھے کہ کوئی شخص آقا کی چیز کو اٹھا کر کسی اور غیر جگہ لئے جا رہا ہے۔ تو وہ اس غیر سے چھین لے اور اپنے آقا کے پیش کرے۔ عبد اقرار کرتا ہے کہ اللہ رب العالمین کی ہی تمام اشیاء ہیں غیروں کا ان اشیاء میں کوئی دخل نہیں پس کیسا وہ عبد ہے جو دیکھ رہا ہے کہ آقا کی چیزیں دوسروں کو دی جا رہی ہیں اور وہ خاموش بیٹھا ہے۔

تمام وہ مذاہب جو خدا کا شریک بناتے ہیں حقدار ہیں کہ ان کو خدا کی طرف لایا جائے الحمد بتلاتی ہے کہ حق تو سب خدا کا ہی ہے مگر اس سے چھین کر دوسروں کو دیا جاتا ہے۔

پس کتنے افسوس کی بات ہے کہ (دین حق کو ماننے والا) عبودیت کا اقرار کرتا ہے مگر جب آقا کی چیز کو غیروں کے پاس جاتا دیکھتا ہے تو کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ کیا اگر خود اس کی چیز کو کوئی اٹھا کر لے جائے تو وہ اسی طرح خاموش بیٹھا رہے گا اور لے جانے والے سے چھیننے کی کوشش نہیں کرے گا۔ جو بندہ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہتا ہے اس پر ذمہ داری آتی ہے کہ خدا کے دین کی اشاعت میں سرگرم رہے۔ اب وہ یہ عذر نہیں کر سکتا کہ میں اس کام کو کر نہیں سکتا اس کا فرض ہے کہ اگر اس کی جان بھی جائے تو بھی خدا کے دین کی اشاعت میں لگا رہے۔

پس عبد ہونے کا اقرار کر چکا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ خدا کی چیز کو خدا کے پاس لائے۔ اس کے مالک کی کروڑہا مخلوق غیر اللہ کے آگے جھکائی جا رہی ہے۔

(از خطبہ 6- جولائی 1917ء)

اس وقت صدق و وفا دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا (-) بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھو دے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعا بڑی شئے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے آخری حیلہ دعا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مکرم فضل الٰہی خان صاحب قادیان وفات پا گئے

○ نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش ولد مکرم حکیم کرم الٰہی خان صاحب مورخہ 8-9-97 صبح ساڑھے چار بجے قادیان میں وفات پا گئے۔ انہیں مورخہ 7-9-97 کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔
محترم خانصاحب موصوف کو قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اس دوران موصوف کو مختلف شعبوں میں خدمت سلسلہ سرانجام دینے کی توفیق ملی اور کچھ عرصہ نائب ناظر امور عامہ کے طور پر بھی خدمت کا موقع ملا۔ موصوف والی بال گیم کے نامور کھلاڑی تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ درجات بلند تر فرمائے اور ان کے پسماندگان (بیوہ چار لڑکے تین بیٹیوں اور ایک بھائی) کو صبر جمیل دے۔

درخواست دعا

○ مکرم زیاد عمر صاحب دار النصر غربی ربوہ کے چچا مکرم اقبال ملک ڈائریکٹر واپڈا (جیالوجسٹ) کامران بلاک اقبال ٹاؤن لاہور دل کی شدید تکلیف کے باعث واپڈا ہسپتال لاہور کے آئی سی یو میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفاء کاملہ عطا فرمائے

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نعیم اللہ خان صاحب ملی (کارکن شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید و سیکرٹری وقف نو اطفال الاحمدیہ پاکستان) کو مورخہ 15-8-97 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری حفیظ اللہ خان صاحب اشرف کا پوتا اور چوہدری سارنگ خان صاحب بھٹی کا نواسہ ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام "رضوان اللہ" عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18 تبوک 1376 ہش　　18 ستمبر 1997ء

ملکہ کا راج

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی گھریلو زندگی اس دنیا پر جنت کا نمونہ تھی۔ یہ وہ پاک جوڑا تھا جو اللہ کی محبت سے معمور تھا اور اللہ کی محبت کا پرتو ان کے گھر کے ہر کام میں پڑتا تھا۔ صبح سے لیکر شام تک گھر میں چھوٹے چھوٹے جتنے بھی معاملات پیش آتے وہ سب کے سب مولا کریم کی محبت کے نام پر ایسی محبت اور خوش اسلوبی سے حل ہو جاتے کہ یہ گھر جنت بن جاتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مقرب رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ ان کا اپنی بیوی کے ساتھ کسی امر پر کچھ اختلاف ہو گیا۔ اور حضرت مفتی صاحب اپنی بیوی پر خفا ہوئے۔ مفتی صاحب کی اہلیہ نے اس خانگی ناراضگی کا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بڑی بیوی کے ساتھ ذکر کیا غالباً ان کا منشاء یہ تھا کہ اس طرح بات حضرت اماں جان تک اور پھر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تک پہنچ جائے گی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب طبیعت کے بہت ذہین اور بڑے بذلہ سنج تھے۔ یعنی ایک طرف تو ذہانت ان میں پائی جاتی تھی تو دوسری طرف طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ اس رپورٹ کے پہنچنے پر مفتی صاحب سے فرمایا "مفتی صاحب جس طرح بھی ہو۔ اپنی بیوی کو منالیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ آج کل ملکہ کا راج ہے؟"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لطیفہ اس بات میں یہ تھا کہ ان ایام میں ہندوستان پر ملکہ وکٹوریہ کی حکومت تھی۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے الفاظ میں یہ بھی اشارہ تھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مستورات کے حقوق کا بہت خیال رکھتے اور ان معاملات میں اپنے اہل خانہ کے مشورہ کو زیادہ وزن دیتے ہیں۔ مفتی صاحب مولوی صاحب کا اشارہ سمجھ گئے اور فوراً جاکر بیوی کو منالیا۔ اور اس طرح گھر کی ایک وقتی رنجش جنت ارضی والے سکون اور راحت میں بدل گئی۔

قارئین محترم! اس واقعہ کی لذت کے کئی پہلو ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء کے نزدیک حضرت بانی سلسلہ کی خصوصی توجہ عورتوں کے حقوق کی طرف تھی۔ اور ہمارے مشرقی اور ایشیائی معاشرے میں عورتوں کے ساتھ جو عمومی طور پر جو ناواجب سلوک کی شکایات ملتی رہتی ہیں ان کا حضرت بانی سلسلہ سخت نوٹس لیا کرتے تھے اور اپنے احباب کو کئی رنگ میں توجہ دلاتے رہتے تھے کہ گھر میں بیویوں اور عورتوں کے ساتھ سختی کا سلوک مناسب نہیں ہے۔

انہی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے سامنے جب ایک غیر از جماعت دوست نے حضرت بانی سلسلہ کو اشارۃً یہ کہا کہ گھر کی عورت کے ساتھ سختی سے پیش آنا چاہئے کہ وہ کیوں اپنے خاوند کی پوری خدمت نہیں کرتی اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے محض حضرت بانی سلسلہ کی محبت میں آکر اس غیر از جماعت دوست کی تائید کی تو حضرت بانی سلسلہ فوری طور پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف متوجہ ہوئے اور تبسم فرمایا کہ 'ہمارے مریدوں کو تو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نہایت حساس' نہایت ذہین اور نہایت معاملہ فہم بزرگ تھے انہوں نے اس واقعے کا گہرا اثر قبول کیا اور اپنی کتاب میں جو حضرت بانی سلسلہ کی سیرت پر تحریر فرمائی اس واقعے کا بڑے جذب اور گہرے تاثر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور افسوس کیا ہے کہ کاش میں اس غیر از جماعت کی ہاں میں ہاں نہ ملاتا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے واقعہ میں جو لطیف اشارہ فرمایا ہے اس کا یہ پہلو سب رفقائے حضرت بانی سلسلہ پر واضح تھا کہ آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت اماں جان کے ساتھ نہایت محبت کا سلوک فرمایا کرتے تھے اور ان کی باتوں کو خاص وزن دیتے تھے اور ان کی بات کو ہر ممکن طریق پر مانتے تھے۔ گویا کہ اس گھر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ کا اپنی شریک حیات کے ساتھ صرف محبت کا ہی سلوک نہیں تھا بلکہ احترام کا بھی سلوک تھا۔

ہر خاوند کو یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ بیوی کو توجہ اور پیار کے ساتھ ساتھ احترام بھی ملنا ضروری ہے۔ بیوی کو اور گھر کی دیگر عورتوں کو مردوں کے ساتھ تعلق میں یہ اطمینان حاصل ہونا چاہئے کہ گھر کے مرد ہمارا احترام کرتے ہیں۔ اور بعض بد قسمت گھرانوں میں عورتوں کی بات کو اہمیت نہ دینے کا جو رویہ پایا جاتا ہے وہ حضرت بانی سلسلہ کے مبارک طریق کے بالکل خلاف ہے۔ گھر کی عورت گھر کا ہر کام کرتی ہے لیکن اگر کسی روز گھر کی عورت کے ہاتھ سے اپنی جوتی جس کو وہ پالش کر رہی ہے یہ کہہ کر لے لی جائے کہ تم جوتی پالش نہ کیا کرو۔ میں تمہارا احترام کرتا ہوں تو پھر گھر کی عورت کو یہ یقین آسکتا ہے کہ اس کو توجہ اور پیار کے ساتھ ساتھ احترام بھی ملتا ہے۔ صرف یہ رویہ ہی گھر کے بیشمار مسائل کو سلجھا دیتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کا گھر جنت کا نمونہ تھا۔ اس لئے کہ اس گھر کے مالک کے دل پر گھر کی ملکہ کا راج تھا۔ اور دیکھنے والوں کو یہی لگتا تھا کہ گھر پر مالک کا نہیں بلکہ ملکہ کا راج ہے حالانکہ گہری نظر سے جاننے والے جانتے تھے گھر کی ملکہ تو پہلے ہی اپنے مجازی خدا پر جان و دل سے فدا ہو چکی ہے۔ اسی فدائیت نے اس پاکیزہ خاتون کو گھر کی ملکہ بنا دیا تھا۔

خدا کرے کہ ہر احمدی کے گھر پر "ملکہ کا راج" ہو جائے۔

محترم قاری! کیا آپ کے گھر میں یہی صورت حال موجود ہے؟

جلسہ سالانہ قسمت سے میسر آگیا
نیک لوگوں سے ملے' نیکی کی سب اقدار میں
آسماں سے ہر گھڑی نازل ہوئی تسکینِ دل
اک نکھار آتا رہا ہر قول میں کردار میں
ان مجالس میں ہے شرکت اک سعادت کی دلیل
ہیں یہی اثمارِ شیریں دین کے اثمار میں

ابوالاقبال　(لندن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

حضرت زیدؓ وہ منفرد صحابی رسولؐ اللہ ﷺ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس دائمی کتاب میں ذکر کر کے انہیں زندہ جاوید کر دیا ہے۔ آپ کا اصل نام ضمہ تھا بنو کلب قبیلے سے تھے اور حارثہ بن شراحیل کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ سعدیٰ قبیلہ طے کی شاخ بنی معن سے تھیں۔ وہ ایک دفعہ زید کو اس کے ننھیال ملوانے لے گئیں کہ دریں اثناء بنی معن پر ان کے دشمن قبیلے بنی القین نے حملہ کر دیا اور جن لوگوں کو قیدی بنا کر لے گئے ان میں زید بھی تھے زید اس وقت کم سن لڑکے تھے مگر سوجھ بوجھ تھی بنی قین نے عرب کے مشہور میلے عکاظ میں زید کو آگے فروخت کر ڈالا۔ اب زید کا ستارہ قسمت جاگا اور قریش کے ایک سردار حکم بن حزام نے انہیں اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے 1400 درہم میں خرید لیا۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 ص 41، 40 دار صاد بیروت)

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ از علامہ ابن حجر ذکر زید بن حارثہ)

اور حضرت خدیجہ نے نبی کریم ﷺ سے شادی کے بعد اپنا یہ وفادار غلام اپنے قابل احترام اور عزیز شوہر کی ملکیت میں دے دیا، اور یوں زید نبی کریم ﷺ کی محبت و شفقت میں دن گزارنے لگے۔

ادھر زید کی جدائی میں اس کے گھر والوں کا برا حال تھا اس حال زار کا کسی قدر اندازہ اس مرثیے سے ہوتا ہے جو زید کے والد نے ان کی جدائی میں کہا۔ ان اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ

ہائے میرے زید نے کیا کیا؟ میں اس کی جدائی پر خون کے آنسو روتا ہوں اور نہیں جانتا کہ کیا وہ کہیں زندہ بھی ہے کہ اس کے لوٹنے کی امید رکھی جائے یا اس پر موت وارد ہو چکی ہے۔

اے میرے بیٹے زید کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تو میرے جیتے جی کبھی لوٹ کر واپس بھی آئے گا اگر میری یہ خواہش پوری ہو جائے تو مجھے دنیا میں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہر نئے دن کا طلوع ہونے والا سورج مجھے زید کی یاد دلاتا ہے اور جب کسی بھی معصوم بچے کو میں اپنے پاس دیکھتا ہوں تو زید کا چہرہ سامنے آجاتا ہے۔

میرا یہ عزم ہے میں زید کی تلاش میں روئے زمین پر اونٹوں کو دوڑا دوڑا کر تھکا تھکا ماروں گا اور خواہ اونٹ تھک جائیں مگر میں اس گردش دنیا سے نہیں تھکوں گا جب تک کہ اپنا مقصد نہ پا لوں۔

اور میں اپنے بعد زید کے بھائیوں قیس اور عمر یزید اور جبل کو بھی یہی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اس مقصد کو کبھی نہ بھولیں۔

یہ تمنائیں اور ارادے لے کر قبیلہ کلب کے کچھ لوگ حج پر گئے حسن اتفاق سے انہوں نے زید کو تلاش کر ہی لیا انہوں نے زید کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور زید بھی انہیں پہچان گئے اور اپنے گھر والوں کی حالت زار کا علم پاکر جواباً اپنے اہل خانہ کو شعروں کی زبان میں ہی جو محبت بھرا پیغام بھجوایا اس پیغام سے زید کی ذہانت و فطانت کا بھی خوب اندازہ ہوتا ہے جس میں انہوں نے ایک طرف اپنے گھر والوں کو تسلی دلانے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف یہ بتایا ہے کہ وہ خود کہاں اور کس حال میں ہیں۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ ص41 جلد 3)

زید کے ان اشعار کا مفہوم یہ ہے۔

مجھ غریب الوطن کو اپنی قوم سے دور ہونے کی اس حالت میں ملنے کا بے حد شوق ہے اگرچہ میں بیت اللہ اور مشعر الحرام کے پاس قیام پذیر ہوں پس اے میری قوم اب اپنے اس غم کو ختم کر دو جس نے تمہیں تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے اور روئے زمین پر اپنے اونٹوں کو بھگا کر مت تھکاؤ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ معد قبیلے کے اس بہترین خاندان میں رہتا ہوں جو نسلاً بعد نسلٍ ایک معزز خاندان چلا آرہا ہے۔

یہ پیغام جب زید کے باپ تک پہنچا تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا وہ بے اختیار..... محبت والفت کے جذبات سے مغلوب ہو کر یہ کہہ اٹھے رب کعبہ کی قسم میرا بیٹا مل گیا پھر حارثہ نے اپنے بیٹے زید کی گردن غلامی سے آزاد کرانے کے لئے فدیہ کا انتظام کیا اور اپنے بھائی کعب کو ساتھ لے کر مکہ کے لئے رخت سفر باندھا۔ پوچھتے پچھاتے یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں خانہ کعبہ میں آکر ملے اور اپنی یہ مودبانہ درخواست پیش کی اے عبد اللہ، عبد المطلب اور ہاشم کے صاحبزادے! اے اپنی قوم کے سردار! آپ لوگ جو حرم کے باسی اور بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والے ہو، آپ تو قیدیوں کو آزاد کرتے اور انہیں کھانا کھلاتے ہو۔ ہم اپنے بیٹے کے بارہ میں جو آپ کے پاس ہے حاضر ہوئے ہیں ہماری درخواست ہے آپ ہم پر احسان کرتے ہوئے اس کا فدیہ قبول کر لیں اور اگر اس سے زیادہ فدیہ کا تقاضہ کریں تو وہ بھی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپؐ نے تعجب سے پوچھا کون؟ انہوں نے کہا زید بن حارثہ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا آپ لوگ فدیہ کے علاوہ بھی کسی بات پر راضی ہو سکتے ہو؟ انہوں نے کہا کس بات پر؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد چھوڑ کر اختیار دے دیا جائے اگر وہ آپ لوگوں کے ساتھ جانے پر راضی ہو تو آپ اسے بغیر فدیہ کے ہی ساتھ لے جا سکتے ہیں لیکن اگر وہ میرے پاس رہنے کا فیصلہ کرے خدا کی قسم جو شخص مجھے اختیار کرنا چاہتا ہے میں اس کے فیصلہ کے خلاف ہرگز نہ کروں گا۔ یہ نہایت منصفانہ فیصلہ سن کر زید کے والد اور چچا کہنے لگے کہ آپ نے تو ہماری توقع سے بھی بڑھ کر انصاف بلکہ احسان کا سلوک ہم سے روا رکھا ہے ہمیں یہ فیصلہ بسر و چشم قبول ہے اس پر آنحضرت ﷺ نے زید کو بلا کر پوچھا کیا آپ ان لوگوں کو جانتے ہو یہ کون ہیں؟ زیدؓ نے عرض کیا جی ہاں یہ میرے باپ اور چچا ہیں تب آپ نے فرمایا اور مجھے بھی تم خوب جانتے ہو نا! تم ایک زمانہ میری صحبت میں رہے ہو اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے چاہو تو اپنے باپ اور چچا کے ساتھ واپس اپنے وطن چلے جاؤ اور مرضی ہے تو میرے پاس رہو۔ حضرت زید نے (جو رسول اللہ کے احسانوں کے نتیجہ میں آپؐ کے عاشق صادق بن چکے تھے) جو خوبصورت جواب دیا وہ دنیائے عشق و محبت میں ہمیشہ یاد رکھا جاتا رہے گا زیدؓ نے کہا اے میرے۔ آقا! میں ہرگز ہرگز آپ کے مقابلے میں کسی اور کے ساتھ جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا اب آپ ہی میرے مائی باپ ہیں۔ زیدؓ کا یہ جواب سن کر اس کے والد اور چچا حیران و ششدر رہ گئے انہیں رسول اللہ کے اس حسن و احسان کا اندازہ نہیں تھا جو آپؐ اپنے غلام زید کے ساتھ فرماتے تھے وہ کہنے لگے تیرا برا ہو اے زید کیا تو غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتا ہے کیا تو ان کو اپنے باپ اور اپنے چچا اور اپنے سب گھر والوں پر فوقیت دیتا ہے زید نے کہا ہاں! میں نے اس عظیم الشان انسان سے ایسا حسن سلوک دیکھا ہے کہ میرے لئے ممکن ہی نہیں کہ میں کبھی آپؐ کے مقابلے پر کسی اور کو ترجیح دے سکوں۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ ذکر زید بن حارثہ و
(طبقات الکبریٰ از علامہ ابن سعد جلد 3 ص 45)

ایک اور روایت میں یہ ذکر ہے کہ زید کے بھائی جبلہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ کر دیں اس پر زید نے اپنا یہ فیصلہ سنایا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مقابلہ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتے۔

(ترمذی ابواب المناقب ذکر زید بن حارثہ)

آنحضرت ﷺ زیدؓ کی اس وفا سے بہت خوش ہوئے زیدؓ کو اپنے ساتھ خانہ کعبہ میں لے جا کر یہ اعلان کیا اے وہ تمام لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا زیدؓ آج سے میرا بیٹا ہے میں اس کا وارث اور یہ میرا وارث ہے۔ نبی کریم ﷺ کے احسان کا یہ سلوک دیکھ کر زید کے والد اور چچا مطمئن ہو کر واپس لوٹ گئے۔ تب سے زید بن حارثہ زید بن محمدؐ کہلانے لگے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ ذکر زید بن حارثہ)

اب زید خاندان رسالت کے فرد بن چکے تھے۔ بعض دوسری روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت کے پہلے کا ہے چنانچہ طبرانی کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب زید کو یہ اختیار دیا چاہو تو میرے ساتھ رہو اور چاہو تو تم اپنے باپ کے ساتھ چلے جاؤ تو زید نے آنحضرت ﷺ کے قدموں میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت پر سرفراز فرمایا تو زید نے آپؐ کی تصدیق کی اور آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور ابتدائی زمانہ آپ کے ساتھ نمازیں پڑھتے رہے۔ (مجمع الزوائد فی منبع الفوائد از علامہ ابن حجر جلد نمبر 9 ص 274 بحوالہ طبرانی)

حضرت زیدؓ کے قبول اسلام کے بارہ میں علامہ زھری کی بھی یہی روایت ہے کہ زید سے پہلے کسی اور کا قبول اسلام ہمارے علم میں نہیں۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ)

اس کی تائید زیدؓ بن حارثہ کی اپنی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے جس کا تعلق آغاز وحی اور جبرائیل علیہ السلام کے وضو اور نماز سکھانے سے ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام اول اول جو وحی لے کر آئے اس میں انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو وضو اور نماز کا طریق سکھایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 4 ص 161)

حضرت حمزہؓ کے قبول اسلام کے بعد آنحضرت ﷺ نے زیدؓ اور اپنے چچا حمزہؓ میں مواخات قائم فرمائی اور انہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ اللہ اللہ ایک غلام کی اتنی قدر دانی مگر زیدؓ اب غلام تو نہیں تھے وہ رسول اللہ کے منہ بولے بیٹے بن چکے تھے۔

اگرچہ بعد میں سورہ احزاب کے حکم کے مطابق زیدؓ بن محمدؐ کو دوبارہ زیدؓ بن حارثہ کہا جانے لگا۔

(مجمع الزوائد از ابن حجر جلد 9 ص 274)

مگر آنحضرت ﷺ نے زیدؓ سے محبت و اخوت دینی کا رشتہ خوب نبھایا۔ اور ہمیشہ اس محبت والفت کا اظہار فرماتے رہے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت حمزہؓ کی جواں سال بیٹی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو ان کی کفالت کا سوال پیدا ہوا۔ حضرت علیؓ اور جعفرؓ نے اپنی چچا زاد بہن کی کفالت پر اپنا حق جتلایا۔ حضرت زید نے عرض کیا یہ میرے دینی بھائی حمزہؓ کی بیٹی ہے آنحضرت ﷺ نے اگرچہ اس بچی کو حضرت جعفر کے اہل خانہ سپرد کیا لیکن اس موقع پر حضرت زیدؓ سے اپنے دلی تعلق اور لگاؤ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا اے زیدؓ واقعی وہ ہمارا دینی بھائی ہے تیرے ساتھ نیک محبت کا تعلق ہے۔

(مسند احمد حنبل جلد نمبر 1 ص 98)

اور امر واقع بھی یہی ہے حضرت زیدؓ دراصل حضور ﷺ کے گھر کے ایک فرد تھے چنانچہ حضور ﷺ نے اپنی خادمہ ام ایمن سے آپ کی شادی کا انتظام کیا کہ اس موقع پر آپ نے فرمایا تھا کہ ام ایمنؓ سے شادی کرنے والے کو میں جنت کی بشارت دیتا ہوں یہ بشارت بھی حضرت زیدؓ کے حصے میں آئی حضرت ام ایمن کے بطن سے حضرت زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ پیدا ہوئے اور انہی کی کنیت سے آپ حضرت زیدؓ ابو اسامہ بھی کہلاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کو حضرت زیدؓ اور ان کے خاندان سے جو محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں ایک قیافہ شناس آیا اور اسامہؓ اور زیدؓ لیٹے ہوئے تھے اس قیافہ شناس کی نظر جو ان دونوں کے پاؤں پر پڑی تو کہنے لگا یہ قدم ایک دوسرے میں سے ہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں تو نبی کریم ﷺ اس بات سے بہت ہی خوش ہوئے اور یہ بات آپ کو بہت ہی پسند آئی اور بڑی خوشی سے حضرت عائشہؓ سے یہ بات بتاتے تھے کہ اس طرح قیافہ شناس نے زیدؓ اور اسامہؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے باپ بیٹے ہونے کی گواہی دی۔
(بخاری کتاب المناقب باب مناقب زیدؓ)

— — — — —

— — — — — —

اسامہ حضور ﷺ کے گھر میں پلے بڑھے حضور ﷺ اس سے بہت محبت کا سلوک فرماتے تھے بسااوقات اپنی گود میں ایک طرف حضرت امام حسینؓ کو اور دوسری طرف حضرت اسامہؓ کو بٹھا لیتے اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

دینی تعلیم کا یہ حسین اصول حضرت زیدؓ کی ذات میں اس وقت جلوہ گر ہوا جب نبی کریم ﷺ نے اپنی چچا زاد بہن اور قبیلہ قریش کی معزز خاتون حضرت زینب بنت جحش کا رشتہ حضرت زیدؓ سے طے فرمایا اور اس طرح خاندانی تفاخر اور آزاد و غلام کی تمیز و تفریق کی بد رسم کو عملاً اپنے پاؤں تلے روند ڈالا یہ اور بات ہے کہ طبائع کی ناموافقت کے باعث یہ رشتہ دیرپا ثابت نہ ہوا اور بالآخر حضرت زیدؓ کو طلاق دینی پڑی مگر جیسا کہ اس رشتہ کا قائم ہونا بد رسوم کو مٹانے کے لحاظ سے تاریخ اسلام کا ایک شاندار واقعہ اور سیرت رسول کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔

اسی طرح حضرت زیدؓ اور زینبؓ کی جدائی میں بھی اللہ تعالیٰ کی گہری حکمتیں اور مصلحتیں پنہاں تھیں دراصل یہ بھی ایک الٰہی تقدیر تھی۔ حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کے عقد میں آئیں اور متبنیٰ کی رسم کا حقیقی طور پر خاتمہ ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی جب زیدؓ نے اس عورت کے بارہ میں اپنی خواہش پوری کر لی یعنی طلاق دے دی تو ہم نے اس عورت کا تجھ سے بیاہ کرایا تاکہ مومنوں کے دلوں میں اپنے لے پالکوں کی بیویوں سے نکاح کرنے کے متعلق ان کو طلاق دے دینے کی صورت میں کوئی خلش نہ رہے اور خدا کا فیصلہ بہرحال پورا ہو کر رہنا تھا۔

متبنیٰ کی رسم کالعدم ہونے کے حوالے سے حضرت زید کو یہ منفرد سعادت اور اعزاز و شرف بھی حاصل ہو گیا کہ وہ واحد صحابی رسول ہیں جن کا نام قرآن شریف میں مذکور ہے۔

حضرت زینبؓ کے ساتھ عقد کی الٰہی تقدیر کے پورا کرنے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جو خوبصورت تدبیر اختیار کی اس پر دل عش عش کر اٹھتا ہے اور آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ اور اپنے خدام ..... کے جذبات کا خیال رکھنے کے لحاظ سے .... انسان آپ کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت زینب کو شادی کے لئے پیغام بھجوانے کے لئے حضرت زیدؓ ہی کا انتخاب فرمایا حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت ختم ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زیدؓ کو فرمایا کہ آپ میری طرف سے حضرت زینبؓ کے پاس جا کر میرا شادی کا پیغام دیں حضرت زیدؓ گئے تو حضرت زینبؓ گھر کے کام کاج میں مصروف تھیں حضرت زیدؓ کا اپنا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس پیغام کی وجہ سے حضرت زینب کا ایک عظیم مقام میرے دل میں پیدا ہو چکا تھا یہاں تک کہ مجھے ان کی طرف دیکھنے اور نظریں ملانے کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی چنانچہ میں ان کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو گیا اور وہیں سے انہیں متوجہ کر کے آواز دی کہ اے زینبؓ آپ کو بشارت ہو مجھے خدا کے رسول نے آپ کے پاس شادی کا پیغام دے کر بھیجا ہے حضرت زینبؓ نے بھی کیسا پاکیزہ اور متوکلانہ جواب دیا میں کسی بھی کام کا فیصلہ استخارہ کے بغیر نہیں کرتی۔ چنانچہ اسی وقت وہ اپنی سجدہ گاہ میں دعا کے لئے کھڑی ہو گئیں دریں اثناء قرآن شریف کی وہ آیات بھی نازل ہو گئیں جن میں حضرت زینبؓ سے آنحضرت ﷺ کے نکاح کا ذکر ہے چنانچہ اس کے بعد یہ رشتہ طے پایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر3 ص195)

جب مدینہ ہجرت ہوئی تو حضرت زید، کلثوم بن ہدم کے مکان پر آکر ٹھہرے نبی کریم ﷺ نے قبیلہ اوس کے سردار السید بن حضیر اور حضرت زیدؓ کی مواخات قائم فرمائی جب عقبہ بن ابی معیط سردار قریش کی بیٹی ام کلثوم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائیں تو حضور ﷺ کے ہم زلف حضرت زبیرؓ بن العوام آپ کے داماد حضرت عثمان بن عفان، معززین قریش حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف اور حضرت عمروؓ بن العاص نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا۔ اور حضرت زیدؓ نے بھی پیغام بھجوایا۔ ام کلثوم نے رسول کریم ﷺ سے مشورہ کیا تو آپ نے حضرت زید کے حق میں رائے دی چنانچہ ام کلثوم سے آپ کی شادی ہو گئی۔

حضرت زیدؓ زبردست تیر انداز تھے اور غیر معمولی قائدانہ صلاحیتیں رکھتے تھے۔ جملہ غزوات بدر، احد خندق، حدیبیہ، خیبر اور فتح مکہ میں آپ نے شرکت فرمائی۔ غزوۃ المریسیع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے آپ کو مدینہ میں امیر مقرر فرمایا اس کے علاوہ آنحضرت ﷺ نے نو مہمات مختلف اطراف میں حضرت زیدؓ کی سرکردگی میں بھجوائیں اور انہیں ان کا امیر مقرر فرمایا۔ حضرت سلمہ بن الاکوع بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوا اور حضرت زیدؓ بن حارثہ کے ساتھ نو مہمات میں شریک ہوا۔ جن میں رسول کریم ﷺ نے انہیں ہم پر امیر مقرر فرمایا۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 ص 45 دار احیاء التراث العربی بیروت)

اسی طرح حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب بھی کسی لشکر میں حضرت زیدؓ بن حارثہ کو روانہ فرمایا۔

ہمیشہ لشکر کی امارت آپ ہی کے سپرد فرمائی اور اگر وہ آپ کے بعد زندہ رہتے تو شاید انہیں آپ کی جانشینی کی بھی توفیق ملتی۔

بے شک یہ حضرت عائشہؓ کی اپنی ذاتی رائے ہے مگر اس سے نبی کریم ﷺ کے نزدیک حضرت زیدؓ کے مقام کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ حضرت زیدؓ کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان کے جواں سال بیٹے اسامہؓ کو اپنی وفات سے پہلے ایک لشکر کا امیر مقرر فرمایا تو اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا۔ ...... نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر ایک تقریر فرمائی چنانچہ حضرت عبداللہؓ بن عمر کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کہ آج تم نے اسامہؓ کی امارت پر اعتراض کیا ہے تم نے اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم زیدؓ امارت کے لائق اور قابل تھا۔ اور وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارا تھا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب زید بن حارثہ)

حضرت زیدؓ کے لئے ان کی قائدانہ صلاحیتوں کے بارہ میں نبی کریم ﷺ کا یہ اظہار یقیناً قابل رشک ہے۔ حضرت زیدؓ سے رسول کریم ﷺ کی محبت کے بے ساختہ اظہار کا ایک خوبصورت واقعہ حضرت عائشہؓ یوں فرماتی ہیں کہ زیدؓ بن حارثہ کسی مہم سے واپس مدینہ تشریف لائے اور رسول کریم ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ حضرت زیدؓ ملاقات کے لئے حاضر خدمت ہوئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آنحضرت ﷺ اپنے اس فدائی خادم کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے ان کا بوسہ لیا اور گلے لگایا۔

(ترمذی ابواب المناقب باب مناقب زید بن حارثہ)

حضور ﷺ کی اس محبت و شفقت کے باعث تمام صحابہ آپ سے محبت کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے حضرت اسامہ بن زید کے لئے ساڑھے تین ہزار درہم اور میرے لئے تین ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا۔

میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے درخواست کی کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت دی ہے حالانکہ غزوات میں شرکت کے لحاظ سے انہیں مجھ پر کوئی سبقت حاصل نہیں ہے حضرت عمرؓ نے کیا پیارا جواب دیا کہ اسامہؓ کا باپ نبی کریم ﷺ کو تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھا۔ اور اسامہؓ آپ کو تم سے زیادہ عزیز تھا پس میں نے آنحضرت ﷺ کے حبیب کو اپنے پیار پر ترجیح دی ہے۔

(ترمذی ابواب المناقب باب مناقب زید بن حارثہ)

غزوہ موتہ میں نبی کریم ﷺ نے حضرت زیدؓ کو اس لشکر پر امیر مقرر فرمایا جس میں حضورؐ کے عم زاد بھائی حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور حضرت عبداللہؓ بن رواح اور خالدؓ بن ولید جیسے آزمودہ کار جنگی جرنیل شامل تھے مگر آنحضرت ﷺ نے حضرت زیدؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ جس پر سب کو تعجب ہوا اور حضرت جعفرؓ نے تو اس پر سرعام اس تعجب کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے چنداں یہ اندیشہ نہ تھا کہ آپ زیدؓ کو مجھ پر امیر مقرر فرمائیں گے (ممکن ہے انہیں عبداللہ بن رواحہ یا خالدؓ کی امارت کا گمان غالب ہو) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کا نام لے کر کوچ کرو اسی میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص300)

جب غزوہ موتہ میں اسلامی فوج مشرکین کے آمنے سامنے ہوئی اور جیسا کہ اس زمانہ کا دستور تھا..... کہ امیر لشکر سواری پر سوار ہونے کی بجائے پیدل ہی جھنڈا اٹھا کر..... جنگ میں شریک ہوا کرتا تھا۔ (جس سے لشکر کے حوصلے اس خیال سے کہ ...... امیر لشکر میدان میں موجود ہے بلند ہوتے تھے) حضرت زیدؓ بن حارثہ نے جھنڈا اٹھایا اور دوبدو دستی لڑائی ...... کا آغاز کیا۔ اور لشکر نے آپ کا ساتھ دیا۔ اسلامی لشکر کی صفیں جمی ہوئی تھیں اور ان کے پاؤں نہیں اکھڑے تھے کہ اس دوران..... دشمن کی فوج نے حضرت زیدؓ سالار لشکر کو نشانہ بنا کر تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ حضرت زیدؓ نے اس وقت خوب خوب داد شجاعت دی اور رسول خدا ﷺ کے انتخاب امارت کا حق ادا کر دکھایا نیزوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جان دے دی مگر لشکر کے پاؤں اکھڑنے نہیں دیئے۔ حضرت زیدؓ کی عمر اس وقت 55 سال تھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت زیدؓ کی اس بہادرانہ شجاعت کی خبر نبی کریم ﷺ کو فرما دی، آپ نے زیدؓ کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا اس کی بخشش کی دعا کرو اور وہ تو دوڑتے ہوئے جنت میں داخل ہوا ہے۔ (یعنی جس شجاعت سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھ کر جان دی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں کے دروازے اس پر کھول دیئے ہیں)

(طبقات ابن سعد جلد 3 ص 46)

خالد بن شمر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت زیدؓ کی شہادت کی خبر نبی کریم ﷺ کو ہوئی اور آپؐ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت زیدؓ کی صاحبزادی روتے ہوئے نبی کریم ﷺ سے لپٹ گئیں۔ حضور ﷺ بھی رو پڑے۔ یہاں تک کہ شدت غم سے اپنے اس حبیب کی جدائی میں روتے ہوئے آپ کی سسکی نکل گئی۔ اس پر اس پر سعدؓ بن عبادہ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ ایک حبیب کا اپنے محبوب سے اظہار محبت ہے۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 ص 47، 46)

پاک ہے اللہ۔ کیسا عظیم وہ عاشق صادق تھا جو اپنے پیارے خدام کی محبت کی ایسی لاج رکھتا تھا اور کتنا سعادت مند تھا وہ خادم رسول جو یہ مرتبہ بلند پا گیا کہ حبیب کبریاء کا حبیب ٹھہرا۔ سچ تو یہ ہے اے زیدؓ! آپ صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہی حبیب نہیں رہے بلکہ کل عالم کے حبیب ہو گئے ہو۔ ہاں! ہر اس عاشق رسول کے محبوب جو اپنے آقا و مولا پر اپنی جان اور اپنی روح اور اپنی ہر عزیز ترین چیز نچھاور کرنے کو تیار ہے۔

اور محبت رسولؐ جس کے ایمان کا جزو ہے اور خدا کا رسول جسے اپنی اولاد اور ماں باپ سے بھی زیادہ پیارا ہے۔

دعا کرانے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ عبدالحلیم مربی سلسلہ - ربوہ

لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے

زندگی اور موت کا سلسلہ تو ازل سے جاری ہے انسان خدا کی تقدیر اور فیصلوں کے سامنے بے بس ہے بعض جگہوں پر دیکھا گیا ہے کہ وفات کے موقع پر اہل خانہ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور طرح طرح کے شکوے خدا کے حضور کرتے ہیں حالانکہ غم کی حالت میں رحمت باری جوش میں ہوتی ہے اپنے بندوں کی آزمائش کرکے اسے انعامات سے نوازنے کا فیصلہ کیے ہوتی ہے مگر بدقسمتی سے گہرے صدمے کی وجہ سے "عدم علم" کی بنا پر انسان ناشکرے پن کا اور بے صبری اور بے جا شکووں کا اظہار کرکے نہ صرف خدا کی ناراضگی مول لے لیتا ہے الٹا مزید آزمائشوں میں ڈال دیا جاتا ہے حالانکہ جہاں تک انسانی جان کی حفاظت کا تعلق ہے اہل خانہ ہوں یا ڈاکٹرز ہوں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے مگر جب خدا کی تقدیر ظاہر ہو جائے تو پھر ایمان والوں کا یہی طریق ہے اور وہ یہی نعرہ بلند کرتے ہیں۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

اس دور میں ہمارے سامنے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا ہی اچھا نمونہ پیش کیا ہے آپ کے صاحبزادے مرزا مبارک احمد جو صغر سنی میں ہی فوت ہو گئے تھے بیمار تھے حضرت صاحب نے ہر طرح کا علاج معالجہ کروایا لیکن جب خدا کی تقدیر غالب آئی تو نہایت صبر اور سکون کے ساتھ احباب جماعت کو وفات کی اطلاع دینے میں مصروف ہو گئے اور حضرت اماں جان بھی جو آپ کے پاک نمونہ سے تربیت یافتہ تھیں نے بھی نہایت صبر و توکل کا ایک نمونہ ہمارے سامنے پیش فرمایا جب حضرت صاحبزادہ صاحب کی جان کندنی کی حالت تھی صاف لگ رہا تھا کہ آخری لحات ہیں آپ اپنے جگر گوشے کے سرہانے سے یہ کہتی ہوئی اٹھیں "یہ تو اللہ کو پیارا ہو رہا ہے۔ عصر کا وقت ہو رہا ہے میں اپنی (عبادت) تو نہ گنواؤں" اور (عبادت) میں مصروف ہو گئیں۔ اگر اس قسم کی غم کی کیفیت میں ایسے واقعات کو دہرایا جائے تو غم زدہ دلوں کی تسکین کا موجب ہو سکتے ہیں میرے مشاہدے کے مطابق اگر تعزیت کرنے والے حکمت سے کام لیں اور دعاؤں اور دلجوئی کے ساتھ تعزیت کا اظہار کریں تو غم نہ صرف ہلکا ہو سکتا ہے بلکہ شکوے اور شکایتوں کی بجائے خدا کی رضا کی طرف غم کے دھارے کا رخ موڑا جا سکتا ہے۔

گزشتہ دنوں ایک بچے کی حادثاتی موت کے موقع پر تعزیت کے لئے جانے کا موقع ملا۔ اکثر و بیشتر احباب بڑے احسن طریق سے تعزیت کر رہے تھے دو ایک احباب نے بڑے ہی عجیب انداز میں تعزیت کی ایک کہنے لگے: "بہت برا ہوا" دوسرے نے لقمہ دیا: "برا کیا جی ستیاناس ہو گیا۔" حالانکہ ایسے موقع پر مختلف انداز سے حکمت سے کام لیتے ہوئے ایسے واقعات کا انتخاب کیا جا سکتا ہے جس سے دکھی دل کو حوصلہ اور صبر کی تلقین ہو سکتی ہے۔ آج کی حاضری کا یہی مقصد ہے۔

ایک دن محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے بیت المبارک میں درس دیتے ہوئے حضرت بدھ علیہ السلام کی ایک ایسی ہی دلنشیں نصیحت کا تذکرہ فرمایا بیان کیا جاتا ہے کہ "ایک عورت کا بچہ فوت ہو گیا وہ گریہ و زاری اور آہ و بکا کرتی ہوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ "میرا بچہ فوت ہو گیا ہے وہ مجھے بہت پیارا ہے اس کی زندگی واپس دلادیں حضرت بدھؑ نے بڑا ہی حکیمانہ انداز اختیار فرمایا آپ نے فرمایا: "شہر میں جاؤ ایک مٹھی تلوں کی کسی گھر سے لے آؤ دیکھنا گھر وہ ہو جس میں کبھی کوئی وفات نہ ہوئی ہو" چنانچہ وہ دوڑتی ہوئی مختلف گھروں میں گئی ہر دروازہ کھٹکھٹاتی تلوں کا مطالبہ کرتی اور پوچھتی "کیا آپ کے گھر کبھی کوئی وفات ہوئی"؟ وہ جواباً کہتے "ہاں ہمارا فلاں عزیز فوت ہوا ہمارا فلاں رشتہ دار اس جہان فانی سے کوچ کر گیا" غرضیکہ ہر گھر سے اسے یہی بتایا گیا اسے کوئی بھی تو ایسا گھر نہ ملا جس میں کبھی کوئی وفات نہ ہوئی ہو اور وہ خالی ہاتھ شام کو حضرت بدھؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس وقت تک وہ سمجھ چکی تھی یہاں تو کسی کو بھی موت سے مفر نہیں"

جس طرح

میں نے عرض کیا ایسے غم کی حالت میں کسی قسم کا شکوہ نہیں کرنا چاہئے ورنہ انسان رضا کی بجائے ناراضگی کا مورد بن جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت امام الاول نے ایک جگہ اسی قسم کا ایک واقعہ بیان کیا آپ فرماتے ہیں "میں ایک دفعہ سفر پر گیا ہوا تھا میری عدم موجودگی میں میرا بھانجا بیمار ہوا اور وفات پا گیا میں جب واپس آیا تو میری بہن کہنے لگی "آپ گھر میں ہوتے تو میرے بچے کا علاج کرتے تو وہ نہ مرتا۔" آپ نے فرمایا "زندگی موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے خدا تمہیں پھر لڑکا دے گا اور وہ بیمار ہو گا میں علاج کروں گا اور وہ میرے سامنے ہی فوت ہو گا۔" چنانچہ اسی طرح ہوا۔

بچہ پیدا ہوا بیمار ہوا آپ کے سامنے فوت ہو گیا اس واقعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ علاج معالجہ ایک تدبیر ہے اور شفا اور زندگی سب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے جب ایسے واقعات اس مجلس میں بیان کیے تو ایک بزرگ نے جو اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے مجھے بتایا کہ "میرے ساتھ بھی بعینہٖ اسی طرح واقعہ ہو چکا ہے کئی سالوں کی بات ہے ہمارے ہاں جب پہلا بیٹا پیدا ہوا ان دنوں میں کسی کام کے سلسلہ میں سندھ گیا ہوا تھا بچہ پیدا ہوا بیماری نے آن لیا اور چند دنوں میں فوت ہو گیا جب مجھے اس واقعہ کا علم ہوا صدمہ تو ہونا ہی تھا لیکن اس وقت میں نے یہ کہہ دیا کہ اے کاش میں ربوہ ہوتا بچہ کا علاج کرواتا ہو سکتا ہے وہ بچ جاتا اگلی دفعہ اللہ تعالیٰ نے پھر ہمیں بیٹا دیا اور فضل عمر ہسپتال میں پیدائش ہوئی میں ہسپتال میں موجود تھا بچہ چند گھنٹے زندہ رہ کر ہماری آنکھوں کے سامنے فوت ہو گیا ہم ہسپتال میں تھے میں موجود تھا لیکن زندگی اور موت تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے مجھے خدا نے اس واقعہ سے یہ سبق دیا کہ اب تم موجود بھی ہو علاج کے وسائل بھی موجود ہیں مگر زندگی اور موت کے فیصلے تو میرے ہاتھ میں ہیں۔"

پچھلے دنوں ایک دوست نے اس سے ملتا جلتا واقعہ سنایا کہ ہمارے رشتہ داروں کے ایک جواں سال بیٹے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا۔ دس بارہ دن کے بعد اچانک اس کی وفات ہو گئی گھر والوں کو یہ احساس تھا کہ اس کا علاج صحیح نہیں ہو سکا چند مہینوں کے بعد اس کا ایک چھوٹا بچہ بیمار ہوا کسی نے کہا اسے فضل عمر ہسپتال لے چلو بچے کے باپ نے جواب دیا میرا بڑا بیٹا اس ہسپتال میں فوت ہو گیا تھا اس لئے اس کو میں علاج کی غرض سے فضل عمر ہسپتال نہیں لے کر جاؤں گا چنانچہ علاج کی غرض سے اس کو لالیاں لے گئے خدا کا کرنا ہوا اور وہ بچہ چند گھنٹے زیر علاج رہنے کے بعد اسی دن لالیاں میں وفات پا گیا شام کو اس کا جنازہ گھر آیا اس واقعہ میں بھی خدا تعالیٰ نے یہی پیغام دیا ہے انسان کا کام تدبیر کرنا ہے دوائیوں میں شفاء اذن باری سے ہی ہوتی ہے ڈاکٹرز کے پاس تو انسان تدبیر کی غرض سے جاتا ہے تدبیر بہتر سے بہتر ہونی چاہئے مگر بھروسہ خدا پر ہی ہونا چاہئے حضرت بانی جماعت احمدیہ ایک دفعہ بیمار ہوئے ڈاکٹر بلایا گیا اس نے کہا میں آپ کو بالکل ٹھیک کر دوں گا آپ نے فرمایا اسے کرایہ وغیرہ ادا کر کے رخصت کر دو۔ یہ شرک ہے ہم تو علاج صرف اس کے حکم کے مطابق تدبیر کے طور پر کرتے ہیں۔ شفاء تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ہمارے قریبی عزیزوں میں ہو چکا ہے' ایک بچہ حادثاتی طور پر اچانک وفات پا گیا گھر والے بڑی حسرت سے یہ کہنے لگے کہ بہت دکھ ہوا اچانک وفات ہو گئی اگر بیمار ہوتا تیمارداری کا موقعہ ملتا اس طرح اگر فوت ہوتا تو کم صدمہ ہوتا اللہ کی شان چند سالوں کے بعد اسی خاندان میں ایک پانچ' چھ سال کی بچی ایک لاعلاج بیماری میں مبتلا ہوئی ڈیڑھ دو سال علاج ہوتا رہا لکھوکھا روپے خرچ ہوئے مگر معاملہ وہی ٹھہرا۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بہت تیمارداری کا موقع ملا کوئی علاج کام نہ آیا آخر حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ اس بچی کی حالت دیکھی نہ جاتی آخر وہی ہوا جو ہونا تھا خدا کی تقدیر غالب آئی۔ ان واقعات کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو غم سے متاثر ہوں ایسے مواقع پر صبر کا مظاہرہ کر رہے ہوں اور بزبان حال سے یہی کہیں

نہ خوشی اچھی ہے ہمدم نہ ملال اچھا ہے
رکھے جس حال میں مولا وہی حال اچھا ہے

تعزیت کرنے والے مختلف انداز سے دلجوئی کریں غم بانٹیں' دعائیں کریں دعاؤں سے خدا تعالیٰ تسکین کے سامان پیدا فرماتا ہے آخر پر ایک رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واقعہ بیان کر کے اپنی گزارشات ختم کرتا ہوں۔

کہتے ہیں "میں ایک دن اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا ایک چڑیا کو میں نے دیکھا جو بڑی بے چین ہے بڑی بے قراری سے کبھی اندر آرہی تھی کبھی باہر جارہی تھی اس کی بے قراری سے سمجھنا مشکل نہیں تھا کہ اس کو کوئی تکلیف ہے۔ اس کو پکڑنا اور تکلیف رفع کرنا تو میرے بس میں نہیں تھا میں نے درود بڑے درد سے پڑھنا شروع کر دیا کہ یا اللہ اس درود کے صدقے اس کو سکون عطا فرما اس کی تکلیف رفع فرما۔ چند لمحوں کے بعد میں نے دیکھا وہ پر سکون ہو گئی گویا اس کی تکلیف دور ہو گئی۔ اگر درود سے ایک پرندے کے دکھ دور ہو سکتے ہیں تو ایسے مواقع پر غمزدہ خاندان والے اور تعزیت کرنے والے کثرت سے درود پڑھیں تا اللہ ان کے غم ہلکے فرمائے اور انہیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

تعارف دینی کتب

انتصار احمد نذر مربی سلسلہ

اربعینِ نوویؒ

مولف: امام نووی محی الدین ابو ذکریا یحییٰ بن شرف النووی) علامہ نووی 631ھ میں نویٰ کے گاؤں میں پیدا ہوئے جو دمشق کے جنوب میں واقع تھا آپ نے اگرچہ بہت سی کتابیں لکھیں لیکن "شرح صحیح مسلم" اور "ریاض الصالحین" کی وجہ سے شہرت پائی۔ "اربعین" بھی آپ کا ہی مرتب کردہ مجموعہ احادیث ہے۔

"اربعین" حدیث کی ایک اصطلاح ہے جس سے مراد وہ مجموعہ احادیث ہے جس میں چالیس احادیث درج کی گئی ہوں اگرچہ بہت سے لوگوں نے احادیث کے مجموعے تیار کئے مگر اربعین نووی سب سے زیادہ مشہور ہے۔

چالیس احادیث پر مشتمل مجموعوں کی تالیف کی بنیاد آنحضورؐ کی وہ حدیث ہے کہ میری امت میں سے جس نے دین کی اشاعت کے لئے چالیس احادیث حفظ کیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقہاء و علماء کے زمرہ میں اٹھائے گا۔ عام طور پر علماء نے الگ الگ موضوعات پر اربعین جمع کی ہیں مثلاً اصول دین' جہاد' آداب' خطبات وغیرہ لیکن علامہ نووی نے متفرق عنوانات کو لیا ہے۔ اور ہر عنوان یا موضوع پر بنیادی حیثیت کی حامل احادیث کو اس مجموعے میں درج کیا ہے نیز اس کی اکثر احادیث صحیحین سے منقول ہیں۔ مندرجہ احادیث کے موضوعات انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہیں۔ امام بخاری کی تقلید کرتے ہوئے علامہ نووی نے مشہور حدیث "انما الاعمال بالنیات" کو سب سے پہلے درج کیا ہے۔

اس کتاب کی مقبولیت' ہر دلعزیزی اور اختصار کی وجہ سے اسے ایم اے عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اور علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور نے اسے شائع کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کا مزار شریف پر قبضہ

افغانستان کی خانہ جنگی بھی ایک عجیب گورکھ دھندا ہے کچھ دیر پہلے کی بات ہے کہ کمانڈر مسعود کابل کے دروازے کھٹکھٹا رہا تھا۔ اور اب طالبان نے مزار شریف کے ایرپورٹ پر قبضہ کرنے کے بعد شہر پر بھی قبضہ کرلیا ہے یایوں کہیے کہ مزار شریف خوانخوار جنگ کی آماجگاہ ہے۔ بہرحال طالبان کا دعویٰ ہے کہ وہ مکمل طور پر مزار شریف پر قبضہ کرلیں گے۔ یادر ہے کہ مزار شریف طالبان مخالفین اتحاد کا دارالحکومت ہے جہاں پہلے بھی ایک دفعہ طالبان داخل ہو گئے تھے لیکن بعد میں ایک جنگی چال کی وجہ سے ان کے بہت زیادہ فوجی وہاں ہلاک ہو گئے اور بے شمار قیدی بنالئے گئے۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ طالبان نے مضبوط ہاتھ ڈالے ہیں اور مزار شریف کے اندر لوٹ مار کا جو بازار گرم ہو گیا ہے وہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ وہاں جو پہلے انتظامیہ تھی وہ تتربتر ہو گئی ہے یا بھاگ گئی ہے۔ اس لوٹ مار کا سب سے بڑا نشانہ مغربی ممالک کی ریڈ ایجنسیاں بنی ہیں۔ جن کی گاڑیاں اور کھانے پینے کی اشیاء جو انہوں نے امداد میں دینے کے لئے سٹور کر رکھی تھی لوٹ لی گئی ہیں۔ ان میں ورلڈ پروگرام جو اقوام متحدہ کی ایجنسی ہے اس کی تین کاریں زبردستی چھین لی گئیں اور ایک دوسرے امدادی ادارے کی پانچ کاریں بھی چھین لی گئیں۔ ریڈ کراس بھی ایسے اداروں میں شامل ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تاجکستان سے آنے والے جیٹ جہاز طالبان کی پوسٹوں پر بمباری کر رہے ہیں جس پر طالبان نے تاجکستان سے احتجاج کیا ہے۔ لوٹ مار کرنے والوں میں عبدالمالک کی جنبش پارٹی کا ہاتھ ہے۔ طالبان کے ترجمان نے کہا ہے کہ وہ امدادی ایجنسیوں کی مدد کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ امداد ایجنسیوں کے کارندے بلاوجہ اس جنگ میں پھنس گئے ہیں۔

طالبان نے مزاحمت کرنے والوں سے کہا ہے کہ وہ سرکاری فوجوں کے آگے ہتھیار ڈال دیں تو ان کو معاف کر دیا جائے گا۔ ورنہ پھر اپنی تباہی کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ بہرحال لڑائی جاری ہے اور نتیجہ ابھی کھل کر سامنے نہیں آیا۔

OOO

مسز البرائٹ کا دورہ مشرق وسطیٰ

امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈلین البرائٹ نے اپنا دورہ مشرق وسطیٰ شروع کر دیا ہے اور وہ دونوں سربراہان یعنی اسرائیل کے وزیراعظم اور فلسطینی صدر یاسر عرفات سے ملاقات کر چکی ہیں۔ ان کے اس دورے کا مقصد یہ ہے کہ اوسلو امن معاہدہ پر دوبارہ بات چیت شروع کی جاسکے جو اسرائیلی آبادیوں کے بسانے اور اس کے رد عمل کے طور پر خودکش بم دھماکوں کی وجہ سے بند ہو چکی ہے۔

مسز البرائٹ نے اسرائیل کے وزیراعظم نتن یاہو سے ملاقات کی اور ان پر زور دیا کہ وہ یک طرفہ کارروائیوں سے اجتناب کریں۔ اور ان کارروائیوں میں انہوں نے یہودی بستیوں کا خاص طور پر ذکر کیا جن پر فلسطینیوں کو سب سے زیادہ اعتراض ہے اس کے بعد انہوں نے فلسطینیوں سے زمین چھیننے فلسطینیوں کے گھروں کو گرانے پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے اسرائیلی اقدامات سے فلسطینیوں کے دلوں میں اسرائیلی کی نیک نیتی کے متعلق شبہات پیدا ہوتے ہیں جو کہ امن مذاکرات کے لئے کسی طرح مفید نہیں ہو سکتے۔ اور ان اقدامات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیلیوں کے دلوں میں ان مذاکرات کے نتائج کے بارہ میں پہلے ہی شک و شبات پائے جاتے ہیں۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ مسز البرائٹ نے پہلی دفعہ اسرائیلیوں کے وزیراعظم بن یامین نتن یاہو کی پالیسیوں کی پبلک طور پر مذمت کی ہے۔

یادرہے کہ امن مذاکرات مارچ کے مہینے میں اس وقت منقطع ہو گئے تھے جب نتن یاہو نے القدس کی متنازعہ زمین پر تیس ہزار یہودی مکان بسانے کے لئے کام شروع کروایا تھا۔ حالانکہ فلسطینی اتھارٹی کا مطالبہ ہے کہ چونکہ القدس فلسطینی علاقے میں شامل ہے اس لئے اسرائیل کو اس علاقے میں نئی بستیاں بنانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ القدس کو اپنا دارالحکومت بنائیں جس کا اسرائیل سخت مخالف ہے۔

اس کے بعد مسز البرائٹ نے فلسطینی لیڈر یاسر عرفات سے ملاقات کی اور اس میں انہوں نے یاسر عرفات پر زور دیا کہ وہ دہشت گردوں پر سختی کریں۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کو تلاش کیا جائے اور ان سے اسلحہ اور سپلائی چھین لئے جائیں۔ اور دہشت گردوں کے علاوہ ان لوگوں کو بھی گرفتار کیا جائے جو بم حملوں کی سکیم بناتے ہیں۔ ان کے لئے مالی مدد مہیا کرتے ہیں اور ان سکیموں کو بروئے کار لانے میں روح رواں کا کام دیتے ہیں۔ مسز البرائٹ نے کہا کہ ہم دہشت گردوں کو کبھی امن کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردوں کی سرکوبی ازحد ضروری ہے لیکن دونوں فریقوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں فریق اوسلو معاہدہ کے متعلق اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی ایک دوسرے کو یقین دہانی کرائیں۔ اس کے علاوہ یک طرفہ اقدامات کو بھی بہرحال ختم کیا جانا ازحد ضروری ہے۔

OOO

بابری مسجد کی شہادت کا مقدمہ

بھارت کی ایک خصوصی سیشن عدالت نے بالاخر بابری مسجد کے انہدام کے سلسلے میں 49 انتہا پسند لیڈروں اور کارکنوں کے خلاف عائد کردہ فرد جرم کی توثیق کر دی ہے اور ان سب کو 17۔ اکتوبر میں میں عدالت کے سامنے حاضر ہونے کا حکم جاری کیا ہے۔ ان میں دیگر لوگوں کے علاوہ انتہا پسند بھارتیہ جنتا پارٹی۔ شیو سینا' بجرنگ دل' راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ' دیشو ہندو پریشد اور پولیس سے تعلق رکھنے والے متعدد پولیس و دیگر افسران شامل ہیں۔

ان پارٹیوں کی طرف سے بابری مسجد کو منہدم کرنے کا منصوبہ 1990ء میں تیار کیا گیا جس پر 6۔ دسمبر 1992ء کو عمل درآمد کیا گیا۔ ان پارٹیوں کے جنونی لیڈروں کے ورغلانے پر کارسیوک کہلانے والے ہزاروں جنونی ہندوؤں کے ہاتھوں یہ مسجد شہید کر دی گئی۔

اب جبکہ بھارت کی سیشن عدالت نے کمال غیر جانبداری سے کام لیتے ہوئے اعلیٰ کردار کا جو مظاہرہ کیا ہے اس سے یہ امید کی جانی چاہئے کہ بابری مسجد کے انتہا پسند ہندوؤں کے ہاتھوں انہدام اور بعد میں ہزاروں مسلمانوں کے قتل عام کے واقعات کا فیصلہ بھی حق و انصاف کے تقاضوں کے ماتحت ہی کیا جائے گا۔

لیکن اس سے بھی بڑی ضرورت یہ ہے کہ انتہا پسند ہندو بابری مسجد کی جگہ اب رام مندر تعمیر کی تگ و دو میں ہیں اور اس کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ عدالت اس مقدمے کے فیصلے تک اس مندر کی تعمیر روکنے کے لئے کوئی حکم جاری کرے۔ تاکہ مزید فسادات کا خطرہ ٹل جائے۔

OOO

پاک بھارت مذاکرات کا تیسرا دور

خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر پاک بھارت مذاکرات کے دو دور ہو چکے ہیں جن میں سے پہلا نئی دہلی اور دوسرا اسلام آباد میں ہوئے دونوں دوروں میں خوشگوار ماحول میں بات چیت ہوئی اور آخری دور میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام متنازعہ امور پر ورکنگ گروپ تشکیل دئے جائیں گے جو ان تمام امور پر تفصیلاً غور کریں گے اور ان کی سفارشات کی روشنی میں بات آگے بڑھائی جائے گی۔ لیکن گزشتہ دور کے بعد وزیراعظم گجرال کی طرف سے مسلسل متضاد بیانات اور بھارت کے بعض اقدامات کے بعد بے یقینی کی حالت پیدا ہو گئی۔ بھارت کی طرف سے کنٹرول لائن پر بلا جواز فائرنگ اور وزیراعظم بھارت کے دورہ امریکہ کے سلسلے میں متضاد بیانات سے صاف ظاہر ہو گیا کہ بھارت کشمیر کے متعلق بات چیت سے گریز کرنا چاہتا ہے۔ ان تمام وجوہات کی بناء پر پاکستان کے سیکرٹری خارجہ نے کہا ہے کہ وہ بھارت کے دورہ کے لئے تیار ہیں لیکن ساتھ ہی اس بات کا بھی تصفیہ ضروری ہے کہ کشمیر کا مسئلہ مذاکرات کے ایجنڈا میں شامل اور اس کے لئے ورکنگ گروپ تشکیل دیا جائے گا۔ پاکستان کا یہ مطالبہ اس لئے جائز ہے کہ مارچ میں اسلام آباد میں ہونے والے دور میں تصفیہ طلب امور کی فہرست تیار کی گئی۔ اور پاکستان نے بھارت پر یہ بات واضح کر دی تھی کہ دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات ہو ہی جائیں گے اور آخر کار دونوں ملکوں کو اس سلسلہ میں مثبت رویہ اختیار کرنا ہوگا۔

بہرحال اس میں کیا شک ہے کہ اگر دونوں ملکوں کے تعاون کے نتیجہ میں یہ مذاکرات آگے بڑھتے رہیں اور کشمیر سمیت تمام مسائل کے حل کی کوئی صورت نکل آئے تو یہ پورا خطہ امن وسکون کی زندگی گزارنے کے علاوہ ترقی کی دوڑ میں شامل ہو سکتا ہے۔ جن کے نتیجہ میں ان کی پبلک ان مصائب سے نجات حاصل کر سکتی ہے جن میں وہ مبتلا ہیں۔

OOO

بارودی سرنگوں کے خلاف کانفرنس

اوسلو میں ہونے والی کانفرنس جو کہ بارودی سرنگوں کو خلاف قانون قرار دینے کے سلسلے میں بلائی گئی ہے۔ اس میں سو کے قریب ملک اس بات پر تیار ہو گئے ہیں کہ ایسا بین الاقوامی معاہدہ مرتب کیا جائے جس کے ذریعہ بارودی سرنگوں کا استعمال ناجائز اور غیر قانونی قرار دیا جائے۔ لیکن امریکہ مصر ہے کہ اس کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے باوجود شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان واقع علاقہ کو اس معاہدہ سے مستثنیٰ رکھا جائے۔ مگر امریکہ کی اس شرط کی وجہ سے روس۔ چین۔ عراق اور شمالی کوریا کو کس طرح اس بات سے منع کیا جاسکتا ہے۔ یادرہے کہ ان ریاستوں نے اس کانفرنس میں شامل ہونے سے انکار کر رکھا ہے۔ اور امریکہ۔ روس۔ اور چین دنیا کی بہت بڑی افواج رکھنے والی قومیں ہیں۔ اور ان کی شمولیت کے بغیر ایسا کوئی معاہدہ بے معنی ہوگا۔

بتایا جاتا ہے کہ ہر ماہ تقریباً ساٹھ سے زیادہ ملکوں میں آٹھ سو سے زیادہ بے خبر افراد ان سرنگوں کی نذر ہو جاتے ہیں۔

امریکہ کے بعض ملٹری ریٹائرڈ جنرلز کا کہنا ہے کہ امریکہ کا یہ ایک عذر لنگ ہے کیونکہ اب دوسرے ذرائع سے وہی مقاصد حاصل کئے جا سکتے ہیں جو ان سرنگوں سے حاصل کئے جاتے ہیں اگرچہ دوسرے ذرائع پر خرچ قدرے زیادہ ہو گا۔ اس لئے اگر امریکہ اس معاہدہ میں شامل ہونا چاہے تو اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ بہرحال یہ سو ممالک اس معاہدہ پر دستخط کرنے پر مصر ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ شائد کچھ عرصہ بعد امریکہ اور دوسرے بڑے ممالک شرمسار ہو جائیں اور وہ بھی اس معاہدے پر دستخط کرنے کے قائل ہو کر انسانیت کی خدمت کر سکیں۔

> یاد رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذت کا ہے جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ لذت مکدر ہو جاتا ہے۔ پھر ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہو کر بدزبانی کرتا ہے تو پھر وہ لذت (عبادت) جاتا رہتا ہے۔ اخلاقی قویٰ کو لذت میں بہت بڑا دخل ہے۔ جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذت میں بھی فرق آجاوے گا۔ پس جب بھی ایسی حالت ہو کہ انس اور ذوق جو (عبادت) میں آتا تھا وہ جاتا رہتا ہے تو چاہئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا شرف الدین صاحب اشرف آف فیصل آباد ہارٹ شوگر اور دیگر عوارض کی وجہ سے بہت علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد اسد اللہ چانڈیو صاحب آف قمر آباد کی والدہ محترمہ مورخہ 97-9-12 بروز جمعہ دن 12 بجے انتقال کر گئیں۔ موصوفہ محترم حاجی قمر الدین صاحب چانڈیو کی بیٹی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ امانتاً قمر آباد میں تدفین کی گئی۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

وقف جدید کا نوماہی جائزہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے عالمگیر نظام کے سال رواں کا تیسرا سہ ماہی دور ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس موقع پر ناظمین کرام اور زعماء اعلیٰ کے لئے اب تک کی کارکردگی کا جائزہ لے کر آخری سہ ماہی کے لئے اپنا لائحہ عمل طے کرنا ضروری ہے۔ کسی ضلع کی کوئی ایک مجلس بھی صفر وعدہ / صفر وصولی والی نہیں رہنی چاہئے۔ اور وصولی کا کم از کم معیار تدریجی وصولی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی مجلس یا ناصر اس پیمانہ پر پورا نہیں اترتے تو یہ کمی / کمزوری دور کی جائے۔ اور چوتھی سہ ماہی کے وسط یعنی نومبر 97ء تک تمام اضلاع / مجالس سے سو فیصد وعدہ جات کی تکمیل سے آگے بڑھ کر حقیقی ادائیگی / وصولی کی خوش کن رپورٹ مرکز میں موصول ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب انصار کو صحت و سلامتی کے ساتھ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

اعلان داخلہ

○ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ کا کم از کم بیچلرز ہونا لازمی ہے۔ B.A اور B.Sc. کرنے والے طلبہ نے میتھ، شماریات، فزکس، اکنامکس میں سے کوئی سا مضمون ضرور پڑھا ہو۔ ماہانہ فیس 2500 روپے ہے۔ فارم وغیرہ بک شاپ سے 100 روپے کے عوض یا 120 روپے کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام خازن یونیورسٹی ارسال کر کے منگوائے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15- اکتوبر 97ء ہے۔

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے ہنرکدہ کے اشتراک سے B.A اور M.A فائن آرٹس / ڈیزائن میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ کورس لاہور، اسلام آباد، کراچی اور پشاور میں کروایا جائے گا۔ B.A فائن آرٹس ڈیزائن میں داخلہ کے لئے انٹرمیڈیٹ اور M.A فائن آرٹس / ڈیزائن کے لئے بیچلرز ہونا لازمی ہے۔ داخلہ سے قبل ڈرائنگ اور انگریزی کا ٹیسٹ ہوگا۔ فارم وغیرہ مندرجہ بالا شہروں میں واقع علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے علاقائی دفاتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- ستمبر 97ء ہے۔ بحوالہ روزنامہ Nation مورخہ 97-9-15

(نظارت تعلیم)

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور کالج آف وٹرنری سائنسز لاہور میں تعلیمی سال 97-96ء کے لئے درج ذیل ڈگری کورسوں میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں طلب ہیں۔ درخواستیں ہر لحاظ سے مکمل متعلقہ ڈائریکٹر اور پرنسپل کالج آف وٹرنری سائنسز لاہور میں 11- اکتوبر 97ء تک جمع کروادی جائیں۔

(۱) B.Sc. آنرز ایگریکلچر (۲) B.Sc. آنرز اینمیل ہسبنڈری (۳) ڈاکٹر آف وٹرنری میڈیسن (DVM) فیصل آباد و لاہور (۴) B.Sc. ایگریکلچرل انجینئرنگ (۵) B.Sc. ہوم اکنامکس (صرف خواتین کے لئے)

داخلہ کے لئے فارمز پراسپکٹس میں دستیاب ہیں جو مقررہ قیمت کی ادائیگی کر کے نیشنل بنک آف پاکستان یونیورسٹی برانچ فیصل آباد سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ DVM کورس لاہور کے فارم لاہور سے حاصل کریں۔ بحوالہ روزنامہ جنگ مورخہ 14- ستمبر 97ء

(نظارت تعلیم)

گمشدہ پرس

○ ایک عدد پرس جس میں ایک ہزار پینتس روپے اور پنشن کے کاغذات، پاس بک اور چیک بک نیشنل بنک آف پاکستان ربوہ تھی۔ ربوہ کے بازار میں کہیں گم ہو گیا ہے۔ جس کسی کو ملا ہو دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

(صدر عمومی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ہفتہ تحریک جدید

26 ستمبر تا 3 اکتوبر 97ء

○ "یاد رکھو! تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا"۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

مکرم امیر / صدر / سیکرٹری صاحب تحریک جدید

1- ہفتہ تحریک جدید کے دوران قبل از وقت مرتب شدہ پروگرام کے مطابق خاص کوشش فرمائی جائے۔

2- مذکور بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کیا جائے۔

3- 26- ستمبر اور 3- اکتوبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبہ دلوائیں۔

4- جملہ ذیلی تنظیموں سے استفادہ کیا جائے۔

5- جن افراد کے ذمہ بقایا ہے ان کی فہرستیں پہلے تیار کر لی جائیں اور وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین مقرر کروائے جائیں جو گھر گھر جا کر چندہ تحریک جدید وصول کریں اور 30- ستمبر تک وصول شدہ رقوم داخل خزانہ کروادی جائیں۔

6- جو وعدے غیر معیاری ہیں وہ معیاری کروائے جائیں۔

7- دفتر اول و دوم کے کھاتے بحال کروانے کے لئے کوششیں جاری رکھیں۔

8- جو کھاتہ جات بحال شدہ ہیں ان کے بارہ میں یہ جائزہ بھی لیں کہ وہ سال بہ سال جاری ہیں۔ کسی وارث کی لاعلمی کے باعث کوئی کھاتہ بند نہ ہونے پائے۔

9- 3- اکتوبر کو جائزہ لیں اور تعاون کرنے والے دوستوں کے اسماء بغرض دعا دفتر ہذا کو بھجوائے جائیں۔

10- ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ بھی جلد دفتر ہذا کو بھجوادی جائے۔

وکیل المال اول تحریک جدید

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد)

آپ کا خط ملا

مکرم ملک محمد اعظم صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

گزشتہ دنوں آپ نے بجا طور پر جماعتی ذیلی تنظیموں کو الفضل کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دلائی اور نہایت عمدہ طریق پر دلائی۔ اس ضمن میں میری گزارش ہے کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ مجالس میں پہلے سے ہی "شعبہ اشاعت" موجود ہے مگر مجالس اپنے اپنے رسائل کی اشاعت کے اضافہ میں کوشاں رہتی ہیں۔ اور تھوڑی سی کوشش اس عظیم المرتبت جماعتی آرگن کی طرف بھی دیں تو اشاعت کہیں بڑھ سکتی ہے۔ اور اب جبکہ آپ نے احسن رنگ میں توجہ دلائی ہے تو یقین ہے کہ مجالس ضرور کوشش فرمائیں گی۔

دراصل اگر تھوڑی سی بھی کسی جماعتی کام میں کوشش کی جائے تو اللہ تعالیٰ بہت برکت عطا فرماتا ہے اور میں یہ اپنے تجربہ کی بناء پر عرض کر رہا ہوں۔ گزشتہ سے پیوستہ تین سال خاکسار انصار اللہ مقامی میں منتظم اشاعت کے طور پر کام کرتا رہا۔ تقرر کے معاً بعد جائزہ لیا گیا تو "ماہنامہ انصار اللہ" کے پورے ربوہ میں صرف 419 خریدار تھے۔ زعماء کے تعاون سے چند ماہ میں ہی انصار بھائیوں سے مل کر توجہ دلانے سے یہ تعداد 1428 ہو گئی تھی۔

میری اس بارہ میں ایک تجویز ہے کہ اگر الفضل کا ہر قاری اپنے قرب میں صرف ایک خریدار مہیا فرمادے تو یہ تعداد دوگنا ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اگر آپ بڑی جماعتوں میں اپنے اعزازی نمائندے مقرر کر دیں تو بھی یہ تعداد خاصی بڑھ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ ججوں کی تعداد میں کمی کا صدارتی نوٹیفیکیشن حکومت نے واپس لے لیا ہے۔ پارلیمنٹ ججوں کی تعداد مقرر کرے گی۔ سپریم کورٹ میں اٹارنی جنرل نے بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت عدلیہ کو بہت زیادہ احترام دیتی ہے۔ صدر کو نوٹیفیکیشن کی واپسی کے لئے مشورہ دیا جائے گا۔

○ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر اکرم شیخ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد مقرر کرنے کے لئے پارلیمنٹ کو چیف جسٹس اور اعلیٰ عدالتوں کے نمائندوں سے مشوروں کے بعد اقدام کرنا ہوگا۔ مسئلہ حل ہونے تک بے یقینی رہے گی۔ انہوں نے کہاکہ حکومت جان لے کہ کوئی آئینی ترمیم یا ایکٹ ججوں کی تعداد کم نہیں کر سکتا۔ عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہاکہ نواز شریف پارلیمنٹ کو بطور ربڑ سٹمپ استعمال کر رہے ہیں۔ صدارتی نوٹیفیکیشن واپس لینے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ عدلیہ کی آزادی پر قدغن لگانے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ مسلم لیگ نے قوم سے آزاد عدلیہ کا وعدہ کیا تھا اس پر اب بھی قائم ہیں۔

○ وزیر قانون سینیٹر خالد انور نے کہا ہے کہ آئندہ ججوں کی تعیناتی چیف جسٹس کے مشورے سے ہو گی۔ تعداد کے لئے مستقل قانون بنایا جائے گا۔ نوٹیفیکیشن واپس لینے کا فیصلہ اعلیٰ ترین سطح پر مشاورت اور اتفاق رائے سے کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہاکہ صدارتی نوٹیفیکیشن عارضی تھا۔

○ سابق وزیر قانون شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ حکومت کو بالاخر عدلیہ کی بالادستی تسلیم کرنا پڑی ہے۔ عدلیہ کی آزادی کے ساتھ قوم کے وقار میں اضافہ ہوا ہے۔ دوسرے سابق وزیر قانون اقبال حیدر نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہاکہ سپریم کورٹ کے سامنے حکومت کی طرف سے اپنی غلطی کو تسلیم کرلیا جانا خوش آئند بات ہے اب ایسا موقع دوبارہ نہ آئے گا کہ جس سے عدلیہ کے اختیار پر قدغن لگانے کی کوشش کی جائے۔

○ اپوزیشن لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میرا سوئس بینک اکاؤنٹس ہے یا نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کریمنل چارجز کیا ہیں۔ انہوں نے بلاول ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہاکہ میں نے کوئی چوری نہیں کی۔ نواز شریف نے دنیا بھر کے چوروں کو چوری کا پیسہ واپس لانے اور بلیک منی وائٹ کرنے کا موقع دیا ہے۔ الزامات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہوں کوئی ثبوت ہے تو عدالت میں پیش کیا جائے۔ بینک اکاؤنٹس سمیت تمام الزامات من گھڑت اور بے بنیاد ہیں ان میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ میری والدہ، شوہر اور میں نے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا جو ملکی مفاد کے منافی ہو۔ مجھے نشانہ بنا کر بھٹو خاندان کی بین الاقوامی شہرت خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہاکہ پیپلز پارٹی کا عوامی طوفان روکنے کے لئے حکمران خوفزدہ ہو کر ایسی کارروائیاں کر رہے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو، بیگم نصرت بھٹو اور آصف علی زرداری کے سوئس حکومت کی طرف سے اکاؤنٹس منجمد کرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ کسی دستاویز سے ثابت نہیں ہوتا کہ بے نظیر یا زرداری کے سوئس بینکوں میں اکاؤنٹس ہیں۔ صرف 6 کمپنیوں کے نام دیئے گئے ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ زرداری کے ایجنٹ کا کام کرتی ہیں۔

○ سوئس حکومت نے کہا ہے کہ پاکستانی حکومت بدعنوانی ثابت نہ کر سکی تو اکاؤنٹ منجمد کرنے کا حکم 8 دسمبر کو منسوخ کر دیا جائے گا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ احتساب سیل کی کاروائیوں کو یکطرفہ قرار دیا جا رہا ہے، اب تک جن افراد کے خلاف تحقیقات کی گئی ہے ان میں سے اکثریت کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے۔

○ افغانستان میں سرکاری فوجوں نے مزار شریف میں مخالف فوجوں کے خلاف حملے کا آغاز کردیا ہے۔ اور مخالف فوجوں کی دفاعی لائن اور مورچوں کو تباہ کرکے وسیع علاقے پر قبضہ کرلیا ہے۔ امن و امان کی خراب صورت حال کے پیش نظر اقوام متحدہ اور ہلال احمر کی طرف سے امدادی کارروائیاں معطل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ طالبان نے الزام لگایا ہے کہ روس مخالف اتحاد کو دور مار میزائل فراہم کر رہا ہے۔

○ برما میں سیلاب سے ہزاروں افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ وسیع علاقہ زیر آب ہے۔ بیماریاں پھوٹ پڑی ہیں۔ سیلاب سے 30 لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔

○ انگریزی زبان کی بالادستی کے خلاف اور بھارتی زبانوں کی حمایت میں نئی دہلی میں مظاہرین نے نعرے لگائے۔ پولیس نے ایک ہزار سے زائد مظاہرین کو حراست میں لے لیا ہے۔ گرفتار ہونے والوں میں سابق وزیر اعظم دیوی لال اور سابق وزیر اعلیٰ مدھن لال بھی شامل تھے۔

○ خلیجی اخبارات نے امریکی وزیر خارجہ کے دورے کو ناکام قرار دے دیا ہے۔ تہران ٹائمز نے لکھا ہے کہ البرائٹ کے دورے کا مقصد عربوں کو دوحہ کانفرنس میں شرکت پر آمادہ کرنا تھا۔ دوحہ کانفرنس علاقہ میں اسرائیل کا تسلط قائم کرنے کے لئے منعقد کی جارہی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ زرداری بے نظیر کا کچا چٹھہ سامنے آگیا ہے۔ کرپٹ حکمرانوں کے بھی 50۔ارب

سعیدہ احسن-ربوہ

حضرت سیدہ ام متین چھوٹی آپا صاحبہ کیلئے درخواست دعا

عالمگیر جماعت احمدیہ کے مرد حضرات بالعموم اور خواتین بالخصوص حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے اسم گرامی اور شخصیت سے خوب واقف ہیں۔ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی زوجہ محترمہ ہیں۔ حضرت صاحب کے 52 سالہ دور امامت کی کامیابیوں، کامرانیوں اور علمی کاوشوں سے ایک جہان آشنا ہے۔ آپ کی اس زوجہ محترمہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آں محترمہ نے اپنے عظیم خاوند کی ہر جہت سے عظیم خدمت کی ہے۔ گھریلو ذمہ داریوں اور خدمات سے ہٹ کر آپ حضرت صاحب کی بے نظیر علمی کاوشوں میں آپ کی درست راست تھیں۔ آپ نے اپنے ان تھک خاوند کے ساتھ بیٹھ کر آپ کے بیان فرمودہ بیانات کو قلمبند کرنے کا بہت کام کیا ہے۔ پھر احمدی خواتین کی تربیت واصلاح کا کام آپ نے اپنی زندگی کا گویا نصب العین بنائے رکھا ہے۔ آپ نے تین آئمہ کرام کی بے نظیر اطاعت کی ہے۔ ان کے ارشادات کی روشنی میں خواتین کی تربیت کی۔ اور انہیں زندہ رہنے کے قرینے سکھائے۔ آپ ایک عرصہ تک احمدی خواتین کی بین الاقوامی تنظیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر رہی ہیں۔ چند سال قبل جب ہمارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس تنظیم کے کاموں کو زیادہ منظم کرنے کے لئے ہر ملک کی الگ الگ صدریں مقرر فرمادیں۔ تو اس وقت سے آں محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان چلی آرہی ہیں۔ آپ کی خدمات عظیمہ اور جلیلہ گراں قدر ہیں۔ جن کی جزا سے رب العزت انہیں خود نوازے گا۔ مگر احمدی خواتین۔ وہ رشک چمن کل جو زیب چمن تھا۔ آج بیمار ہے۔ بستر علالت پر ہے ایک عرصہ سے۔ ہم سب کو علم ہے کہ ہماری کوئی تقریب جلسہ، اجلاس، خوشی اور غمی کی کیفیات مکمل خیال نہیں کی جاتی تھیں اور ہمیں سکون اور صبر نہیں آتا تھا جب تک کہ آپ کی ذات گرامی تشریف نہ لائے۔ کیونکہ ہر احمدی خاتون یہی خیال کرتی ہے کہ اس بے نفس اور پیار بھرا دل رکھنے والی شخصیت کو صرف مجھ سے پیار ہے۔ تو پھر مجھے اور آپ سب کو سوچنا چاہئے کہ اس وقت ہمارا کیا فرض ہے۔ دعا، دعا اور صرف دعا۔ میں سوچتی ہوں کہ ہمیں اپنی اپنی رہائش گاہ پر، کیا دوران عبادت، اور کیا اس کے علاوہ، رب العزت کے حضور آپ کے لئے صحت و عافیت والی زندگی کی بھیک مانگنی ہوگی۔ یقیناً ہم میں سے بہت سی اس پر عمل پیرا بھی ہوں گی۔ کہ انسانی زندگی کی تمام تر رعنائی صحت کے ساتھ وابستہ ہے۔

اے ہمارے قادر و توانا خدا، اے ہمارے شافی مطلق آسمانی آقا،

حکم چلتا ہے تیرا، زمین تیری ہے دوراں تیرا

تو ہماری سیدہ محترمہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرما کہ ایک دفعہ پھر ہم آپ کو اپنے درمیان موجود پائیں۔

بہترین تشخیص ○ مُناسب علاج ○ زُود اثر ادویات
قابل اعتماد نام
ہومیو پیتھک مرکز
عَزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار۔ ربوہ، پوسٹ کوڈ 35460 فون، 212399
ہومیو پیتھک ادویات | کتب، بکس، ڈراپرز، ڈبیاں، گولیاں، ملک شوگر | خصوصی رعایت کیساتھ

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز ۔ رضوان فوڈز ۔ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا
• بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307